تقریر

ترجمہ قرآن کریم کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (ص:30)

ترجمہ: عظیم کتاب جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا، برکت دی گئی ہے تاکہ یہ (لوگ) اس کی آیات پر تدبر کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت پکڑیں۔

قرآں کتابِ رحماں سِکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں اِن سے ملے ولایت

معزز سامعین! میں نے آج اپنی تقریر کے لیے جس موضوع کو چنا ہے وہ ہے ''ترجمہ قرآن کریم کی اہمیت''

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جو ہمارے لئے ہدایت، علم و عرفان اور زندگی گزارنے کے اصولوں پر مشتمل پیغامات لیے ہوئے ہے۔ لیکن ہمیں کیسے علم ہو کہ قرآنِ کریم ہمیں کیا بتانا اور سکھانا چاہتا ہے؟ یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب قرآنِ کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھا جائے تاکہ ہم اس تعلیمات پر شرح صدر کے ساتھ عمل کر سکیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک شعر میں کیا خوب فرمایا ہے:

مطلب نہ آئے جب تک کیونکر عمل ہے ممکن
بے ترجمے کے ہرگز اپنا نہیں گزارا

سامعین! ہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کے گواہ اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہمیں قرآنِ مجید کا علم ہو یعنی اس کے حقائق و معارف پر آگاہی ہو۔ ہمیں اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے بھرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھیں تاکہ اُس کے احکام سمجھ میں آئیں۔ گھروں میں بھی بچوں کے سامنے قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے سمجھنے اور اس کے ترجمے کے تذکرے کریں اور ان کو سکھانے کی کوشش بھی ہو۔ صرف تلاوت کی عادت نہ ڈالی جائے بلکہ ترجمہ پڑھنے کی عادت بھی ہو۔

ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا، ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ پس جیسا کہ روایت میں ہے کہ صدقہ بلاؤں، خطرات اور فتنوں کو دور کرتا ہے، ان کو ٹالتا ہے۔ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ اس کی سمجھ بھی آ رہی ہو صدقے کے طور پر قبول ہو گا۔ اور اس کی برکت سے تمام فتنوں سے بھی بچا جا سکتا ہے تمام بُرائیوں سے بھی بچا جا سکے گا اور ابتلاؤں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھا جا سکے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور رات دن کے اوقات میں اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرو اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو رواج دو اور اس کے الفاظ کو صحیح طریق سے پڑھو اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے اس پر غور و فکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس کی وجہ سے کسی دنیاوی فائدے کی خواہش نہ کرنا۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کے لئے اس کو پڑھنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اِس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو۔ بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ 191)

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"قرآنِ شریف تدبُّر و تفکّر و غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰن۔ یعنی بہت سے ایسے قرآنِ کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآنِ کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اُس پر عمل نہیں کرتا اُس پر قرآنِ مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآنِ کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبُّر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 157۔ ایڈیشن 2003ء)

سامعین! اس پر عمل ہم اُسی وقت کر سکتے ہیں جب ہمیں قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہو اس کی تعلیم کی اہمیت کا اندازہ ہو۔ یہ خاص تعلق ہم نے اپنے دلوں میں قرآنِ کریم کے لئے پیدا کرنا ہے۔ بعض لوگوں کے اس بہانے اور یہ کہنے پر کہ قرآنِ شریف سمجھنا بہت مشکل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآنِ شریف کو نہیں سمجھ سکتے"۔ (اس واسطے) اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے کہ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ اُن کی غلطی ہے۔ قرآنِ شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل اَن پڑھ تھے سمجھا دیا تھا تو پھر اب کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 177۔ ایڈیشن 2003ء)

اس زمانے میں تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمارے لیے اس آخری دور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جنہوں نے ہمیں ظاہری احکام ہی نہیں بتائے بلکہ قرآنِ کریم کے گہرے حقائق و معارف ہمیں کھول کر بیان کر دیئے۔ لہٰذا اگر ہم قرآنِ کریم کو اس کے ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ غور و فکر سے پڑھیں تو کئی باتیں خود بخود سمجھ میں آنے لگتی ہیں اور آج کل کے دور میں تو لفظی ترجمہ سیکھنے کے کئی ذرائع بھی موجود ہیں ہمیں ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو! قرآن شریف پڑھو اس لیے کہ اس پر عمل ہو۔ ایسی صورت میں اگر تم قرآن شریف کھول کر اس کا عام ترجمہ پڑھتے جاؤ اور شروع سے اخیر تک دیکھتے جاؤ کہ تم کِس گروہ میں ہو کیا منعم علیہم ہو یا مغضوب ہو یا ضالّین ہو اور کیا بننا چاہیے۔ منعم علیہم بننے کے لیے سچی خواہش اپنے اندر پیدا کرو پھر اس کے لیے دعائیں کرو۔ جو طریق اللہ تعالیٰ نے انعام الٰہی کے حصول کے رکھے ہیں ان پر چلو اور محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے واسطے چلو۔ اس طریق پر اگر سورۃ فاتحہ ہی کو پڑھ لو تو مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے نزول کی حقیقت کو تم نے سمجھ لیا اور پھر قرآنِ شریف کے مطالب و معانی پر تمہیں اطلاع دینا اور اس کے حقائق و معارف سے بہرہ ور کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور یہ ایک صورت ہے مجاہدہ صحیحہ کی۔"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 4)

سامعین! قرآن کا ترجمہ سیکھنے کے حوالے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیے کہ خواہ کوئی اسّی برس کا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی قرآن کریم کے پڑھنے اور معنی سیکھنے کی کوشش کرے۔ یہ ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ کم از کم قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ لے اور انسان باخدا انسان بنے نہ کہ میاں مٹھو بنے۔ قرآن شریف کے معنی نہ سمجھنا اور یونہی پڑھنا میاں مٹھو بننا ہے۔ پس تم ترجمہ سیکھو اور معنی اور مطلب سمجھو تا کہ تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے، تم قرآن کے با معنی پڑھنے کی کوشش کرو۔ یہود کی طرح نہ بنو کیونکہ یہ صرف یہود کی (عادت) ہے کہ توریت اُن کے پاس موجود تھی مگر وہ اس کے معنی نہیں جانتے تھے۔ تم مسلمان بنو اور مسلمان ہو کر قرآن کے معنے سیکھو جب سیکھ جاؤ گے تو اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو گے اور جب عمل کرو گے تو خدا کے مقرب بن جاؤ گے" (خطبات محمود سال 1914ء صفحہ 187)

پھر آپ رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت اور اس پر غور کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہر مسلمان کو چاہیے کہ قرآن کریم کو پڑھے۔ اگر عربی نہ جانتا ہو تو اردو ترجمہ اور تفسیر ساتھ پڑھے۔ عربی جاننے والوں پر قرآنِ کریم کے بڑے بڑے مطالب کھلتے ہیں...... جب ایک شخص بار بار قرآن پڑھے گا اور اس پر غور کرے گا تو اس میں قرآنِ کریم کے سمجھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ پس مسلمانوں کی ترقی کا راز قرآنِ کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے جب تک مسلمان اس کے سمجھنے کی کوشش نہ کریں، کامیاب نہ ہوں گے۔"

(خلفائے احمدیت کی تحریکات صفحہ 66)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کی اشاعت و تراجم کا کام بھی ہوا اور آپؓ کی خواہش یہ تھی کہ دنیا کے وہ ممالک جہاں عربی نہیں سمجھی جاتی وہاں بھی قرآنی انوار پہنچیں اور لوگ اپنی اپنی زبانوں میں قرآنی تعلیمات کا مطالعہ کر سکیں۔ آپ کی خلافت میں سب سے پہلے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود انگریزی زبان میں ترجمہ و تفسیر کا کام مکمل ہوا اور آپؓ کی وفات کے وقت چودہ مزید زبانوں میں تراجم کا کام جاری تھا۔

سامعین! آئیں سنیں! حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ترجمہ قرآن سیکھنے بارے کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

"قرآن کریم کا سمجھنا ہمارے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس الٰہی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے قائم ہی اس لیے کیا ہے کہ قرآن کی تعلیم کو دنیا بھر میں اس رنگ میں پھیلائیں کہ دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ اگر ہم اس دنیا اور اُخروی زندگی کی فلاح چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کی تعلیم پر عمل کرنا ہو گا۔ دنیا میں قرآن کریم کی تعلیم آپ کیسے پھیلا سکتے ہیں جبکہ خود آپ کو ہی اس کا علم حاصل نہ ہو۔ تو جو ہماری پیدائش کی غرض، ہمارے قیام کی غرض اور ہماری زندگی کا مقصود ہے وہ حاصل ہی نہیں ہو سکتا جب تک ہم خود قرآن کریم کو نہ سمجھیں۔"

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 211)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی بہت تحریک فرمائی، جس کے ضمن میں MTA پر آپؒ کی ترجمۃ القرآن کلاس اور ربوہ میں خصوصی کلاسز کا اجراء قابلِ ذکر ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہر گھر والے کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی طرف توجہ دے۔ قرآن کے معنی سمجھنے کی طرف توجہ دے ایک بھی آپ کے گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کریم پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآنِ کریم کے مضامین سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہے اس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ پس قرآن کریم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہیے۔"

پھر آپؒ فرماتے ہیں:

"میں چاہتا ہوں کہ نئی صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں تلاوتِ قرآنِ کریم ہو۔ کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔ اس کو کہیں کہ تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے اور تلاوت کے وقت کچھ ترجمہ ضرور پڑھو، خالی تلاوت نہ کرو۔

ہماری نسلوں کو اگر سنبھالنا ہے تو قرآن کریم نے سنبھالنا ہے۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور کرنا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کُنجی ہے، جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی۔ قرآنِ کریم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہیے۔ کوئی بھی ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت سے محروم رہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 1997ء)

سامعین! پھر ایک اور موقع پر آپؒ نے فرمایا:

"سب سے پہلے قرآنِ کریم کی طرف توجہ ہے۔ جن گھروں میں باقاعدہ روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت ترجمے کے ساتھ نہیں ہوتی اور ترجمے کے ساتھ قرآن کریم نہیں پڑھایا جاتا آپ بودی نسلیں آگے بھیجیں گے۔ نام کے احمدی رہیں گے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب تک رہیں اور کام کے کبھی بن بھی سکیں گے یا نہیں۔ مگر جن کو بچپن سے قرآن سکھایا جائے اور قرآن کا... علم ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا قرآن باقی بستی پر غالب آیا کرتا ہے۔ قرآن کو اپنے گھروں پر غالب کر دیں اپنے بچوں پر غالب کر دیں۔ ہر بچے پر یہ فرض کر دیں کہ وہ قرآن کریم کو سوچ سمجھے اور روزانہ کچھ نہ کچھ اتنا ضرور قرآن کا عرفان حاصل کرے کہ اس کے نتیجے میں اس کی اپنی تربیت شروع ہو جائے۔"

(الفضل انٹر نیشنل 29 اگست 1997ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قرآن کریم کا اردو ترجمہ سورتوں کے مختصر تعارف کے ساتھ تحریر فرمایا جس میں قرآنی معارف کو سمویا۔ آپ کے دور خلافت میں متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہوئے۔ 117 زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم صد سالہ جوبلی کے تحفہ کے طور پر شائع کیے گئے۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اس (قرآن) کا پڑھنا اور پڑھ کر سمجھنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ہدایت دلائل کے ساتھ ہے۔ تم لوگوں کو صرف یہ حکم نہیں دے دیا کہ تم اس کو پڑھو، اس میں ہدایت ہے بلکہ ہر ہدایت کی دلیل دی گئی ہے۔ اس کو سمجھو، پڑھو اور اپنے اوپر لاگو کرو کیونکہ دلائل کے ساتھ سمجھی ہوئی بات پر عمل دل کی گہرائی سے ہو سکتا ہے، حقیقی رنگ میں ہو سکتا ہے۔ اس ہدایت کی روح کو سمجھتے ہوئے ہو سکتا ہے۔ پھر یہ کہ بَیِّنٰت کے ساتھ، دلائل کے ساتھ جو ہدایت ہے اس کو دوسروں تک پہنچانے اور غیروں کو سمجھانے میں بھی آسانی پیدا ہوتی ہے اور یوں قرآن کریم کے ذریعہ تبلیغ کا، ایک جہاد کا جو حکم ہے وہ بھی پورا ہوتا ہے۔ اور پھر یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس میں فرقان بھی ہے۔ ایسے ٹھوس اور بیّن دلائل ہیں جو حق اور باطل میں فرق کر دیتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے والا بھی دوسروں سے مختلف نظر آتا ہے۔ جو بھی قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے وہ دوسروں سے بہر حال مختلف نظر آئے گا۔ اس کی عملی اور روحانی اور اعتقادی حالت بھی دوسروں سے نمایاں طور پر اعلیٰ درجے پر پہنچی ہوگی اور قرآن کے مقابل پر جب ہم دوسروں سے بات کرتے ہیں تب بھی جب ہم قرآن کی دلیل سے بات کریں گے تو قرآن کے مقابل پر کوئی اور کتاب یا کوئی اور دین کھڑا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں ایسی تعلیمات ہیں، ایسے تاریخی شواہد ہیں، دوسرے دینوں کے مقابل پر ایسے دلائل ہیں جو روز روشن کی طرح اپنی برتری ثابت کر دیتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 11 جولائی 2014ء)

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر بچوں کو قرآن ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”قرآن شریف جب آپ پڑھیں پندرہ سولہ سال کی عمر کے بچے ہیں بلکہ 14 سال کی عمر میں بھی۔ اب یہ بڑی عمر کے بچے ہیں، میچور ہو گئے ہیں، سوچیں ان کی بڑی میچور ہونی چاہئیں اس عمر میں آکے آپ اپنے مستقبل کے بارے میں، اپنے فیوچر کے بارے میں بھی سوچنا شروع کر دیتے ہیں تو اس میں خاص طور پر یاد رکھیں کہ قرآن شریف جب آپ پڑھ رہے ہیں تو اس کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن شریف جو ہے اس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ یہی مطلب ہے کہ اگر تم لوگ اس کو پڑھو اور اس پر عمل کرو اس کو سمجھو تو تم نیکیاں کرنے کی کوشش کرو گے اور جب تم نیکیاں کرو گے اللہ تعالیٰ تک تم پہنچ سکو گے۔ دعائیں کرنے کا تمہیں موقع ملے گا۔ نمازیں پڑھنے کا تمہیں مزہ آئے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان کو سمجھنے کی توفیق ملے گی۔ تو یہ جس طرح میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ صرف طوطے کی طرح یاد کرنا کہ زبانی یاد کر لیا اور بس کافی ہو گیا۔ جو سیکھنا ہے اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرنی ہے۔“

(بحوالہ مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 364-365 ایڈیشن انڈیا 2007ء)

ایک اور جگہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ صحیح طور پر قرآنِ کریم نہیں پڑھا جاتا جماعت کو صحتِ تلفظ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اس طرح پڑھا جائے کیونکہ زیر زبر پیش کی بعض غلطیاں ہو جاتی تھیں کہ ان غلطیوں کی وجہ سے معنے بدل جاتے ہیں یا مفہوم واضح نہیں ہوتا، تو اس طرح آپ نے صحتِ تلفظ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد جماعت میں اس طرف خاص توجہ پیدا ہوئی۔ لیکن اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ترجمۂ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ ذیلی تنظیمیں بھی کام کریں، جماعتی نظام بھی کام کرے یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصاراللہ یوکے نے شروع کیا ہے یہ انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بھی پڑھا رہے ہیں اس سے استفادہ کرنا چاہئے ترجمہ آئے گا تو پھر ہی صحیح اندازہ ہو سکے گا کہ احکامات کیا ہیں؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ غور کرو تبھی غور کی عادت پڑے گی۔ عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور یہی تلاوت کا حق ہے۔“

(تلاوت قرآن مجید کی اہمیت اور برکات صفحہ 39)

پھر فرمایا۔

”اب ایسے بہت سے ہیں جن کی تلاوت بہت اچھی ہے۔ دل کو بھاتی ہے لیکن صرف آواز اچھی ہونا ان پڑھنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی جب تک کہ وہ اس کو سمجھ کر نہ پڑھیں۔ کسی بھی اچھی آواز کی تلاوت اُس شخص کو تو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اچھی آواز میں یہ تلاوت سُن رہا ہو اور اس کا مطلب بھی جانتا ہو۔ جب پیشگوئیوں کے بارے میں سنتا ہے اور پھر اپنے زمانے میں انہیں پُوری ہوتے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتا ہے کہ اس زمانے کی پیشگوئیوں کو پورے ہونے کے نظارے دیکھے ...... پھر نئے سائنسی انکشافات ہیں ان کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل لبریز ہوتا ہے، دل بھر جاتا ہے ...... پُرانی قومیں جنھوں نے نبیوں کا انکار کیا اور اس انکار کی وجہ سے ان سے جو سلوک ہوا اس پر خدا کا خوف رکھنے والا قرآنِ کریم کا ترجمہ سمجھنے والا استغفار کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس حالت سے بچایا ہوا ہے اور آئندہ بھی بچائے رکھے۔ تو جتنا فہم و ادراک ہو گا اتنا اتنا اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب پر ایمان اور یقین بڑھتا چلا جائے گا۔“

(تلاوت قرآن مجید کی اہمیت اور برکات، ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ صفحہ 40)

شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھلا یہی ہے
کیا وصف اُس کے کہنا ہر حرف اُس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
خالی ہیں اُن کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے

(تیار کردہ: مسز عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

۞۞۞۞